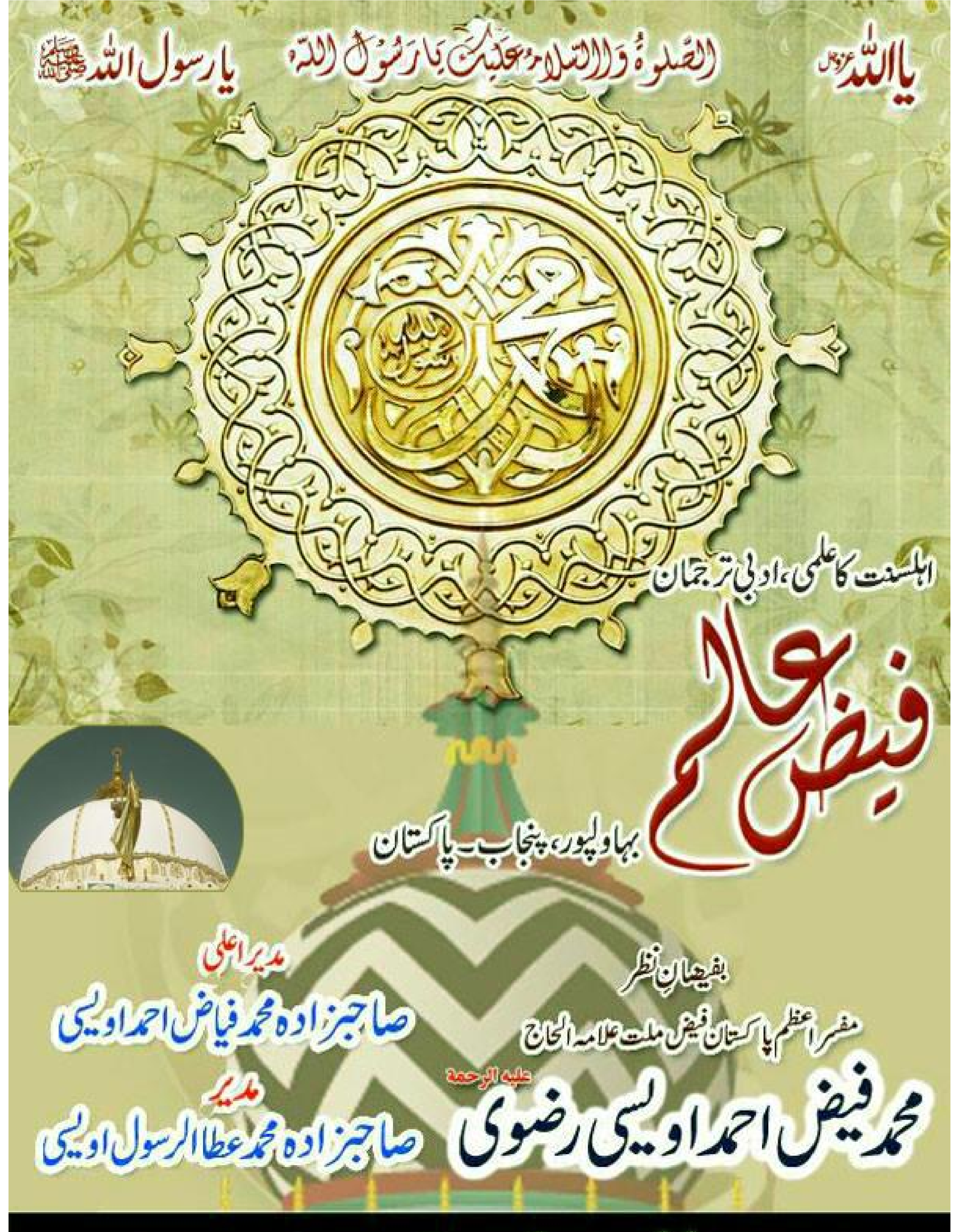


مقام اشاعت دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن ﷺ

ماھنامہ فیضِ عالم

جون ۲۰۱۵/

شعبان المعظم / رمضان المبارک ۱۴۳۶

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مدیر

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

نـــــــوٹ: اگر اس رسالہ میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

جلد نمبر ۔ ۲۷۔ شعبان المعظم // رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ جون ۲۰۱۵ شمارہ ۔ ۱

فہرست



مدیر منتظم: ابو عبد اللہ محمد اعجاز اویسی

﴿استغاثہ بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم﴾

دے تبسم کی خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشنی یا نبی
ایک شیریں جھلک، ایک نوری ڈھلک تلخ و تاریک ہے زندگی یا نبی

اے نوید مسیحا تری قوم کا حال عیسیٰ کی بھیڑوں سے ابتر ہوا
اس کے کمزور اور بے ہنر ہاتھ سے چھین لی چرخ نے برتری یا نبی

کام ہم نے رکھا صرف اذکار سے تیری تعلیم اپنائی اغیار نے
حشر میں منہ دکھائیں گے کیسے تجھے ہم سے ناکردہ کار امتی یا نبی

دشمنِ جاں ہوا میرا اپنا لہو میرے اندر عدو میرے باہر عدو
ماجرائے تحیر ہے پرسیدنی، صورتحال ہے دیدنی یا نبی

روح ویران ہے، آنکھ حیران ہے، ایک بحران تھا، ایک بحران ہے
گلشنوں، شہروں، قریوں پہ ہے پرفشاں ایک گھمبیر افسردگی یا نبی

سچ مرے دور میں جرم ہے، عیب ہے، جھوٹ فنِ عظیم آج لاریب ہے
ایک اعزاز ہے جہل و بے رہ روی، ایک آزار ہے آگہی یا نبی

رازداں اس جہاں میں بناؤں کسے، روح کے زخم جا کر دکھاؤں کسے
غیر کے سامنے کیوں تماشا بنوں، کیوں کروں دوستوں کو دکھی یا نبی

زیست کے تپتے صحرا پہ شاہ عرب، تیرے اکرام کا ابر برسے گا کب
کب ہری ہوگی شاخ تمنا مری، کب مٹے گی مری تشنگی یا نبی

یا نبی اب تو آشوب حالات نے تری یادوں کے چہرے بھی دھندلا دیئے
دیکھ لے تیرے تائبؔ کی نغمہ گری، بنتی جاتی ہے نوحہ گری یا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا دل اور مری جان مدینے والے تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
بھر دے بھر دے مرے داتا مری جھولی بھر دے اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے
کل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تو اللہ اللہ تری شان مدینے والے
آڑے آتی ہے تری ذات ہر اک رکھیا کے میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے
پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین پھر مدینہ کا ہے ارمان مدینے والے
تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں میرے آقا میرے سلطان مدینے والے
سگ طیبہ مجھے کہہ کر پکاریں بیدمؔ یہی رکھے مری پہچان مدینے والے

☆------☆------☆

﴿حضور فیضِ ملت محدث بھاولپوری کے وابستگان سے اپیل﴾

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث الحاج علامہ حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ کے تلامذہ، خلفاء مریدین و منسلکین سے اپیل ہے کہ ۱۵ رمضان المبارک کو اپنے علاقہ کے مدارس و مساجد میں ان کے ایصالِ الثواب کے لیے خصوصی محفل شریف کا اہتمام کریں قرآن خوانی، درود پاک اور اوراد وظائف خود بھی پڑھیں احباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیں ہو سکے تو اپنے علاقہ میں ہونے والی تقریب کی تفصیل ادارہ ''فیض عالم'' کو ضرور ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار میٹھے مدینے کی زیارت عطاء فرمائے آمین ثم آمین۔

(اپیل کنندگان: محمد عطاء الرسول او، محمد فیاض احمد اویسی، محمد ریاض احمد اویسی)

(دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ۔ سیرانی مسجد، بہاولپور)

﴿شب برات بخشش و مغفرت کی رات﴾

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ

اللہ رب العزت نے بعض دنوں کو بعض پر فضیلت دی ہے، یومِ جمعہ کو ہفتہ کے تمام ایام پر، ماہِ رمضان کو تمام مہینوں پر، قبولیت کی ساعت کو تمام ساعتوں پر، لیلۃ القدر کو تمام راتوں پر اور شبِ برات کو دیگر راتوں پر۔ احادیثِ مبارکہ سے اس بابرکت رات کی جو فضیلت وخصوصیت ثابت ہے اس سے مسلمانوں کے اندر اس رات کثرتِ عبادت کا ذوق وشوق پیدا کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔

شب بِرات کی وجہ تسمیہ: احادیث مبارکہ میں لیلۃ النصف من شعبان یعنی شعبان کی ۱۵ اویں رات کو شب برات قرار دیا گیا ہے۔ اس رات کو براۃ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس رات عبادت کرنے سے اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی رحمت سے دوزخ کے عذاب سے چھٹکارا اور نجات عطا کر دیتا ہے۔

اُمتِ مسلمہ کے فقہاء، وعلماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو مسئلہ بھی قرآن وسنت دونوں یا صرف قرآن یا سنت سے ثابت ہو جائے اس پر عمل واجب ہوتا ہے۔ وہ احادیث جو اس رات کی فضیلت کو اجاگر کرتی ہیں بہت سے صحابہ کرام سے مروی ہیں ان میں حضرات سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ، اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ، عبداللہ بن عمرو بن العاص، معاذ بن جبل، ابو ہریرہ، ابو ثعلبہ الخشنی، عوف بن مالک، ابوموسیٰ اشعری اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

شب برات پر احادیث کو روایت کرنے والے صحابہ کرام کی سطح تک تعداد حد تواتر تک پہنچتی ہے لہٰذا اتنے صحابہ کرام کا کسی

مسئلہ پر احادیث روایت کرنا ان کی حجیت اور قطعیت کو ثابت کرتا ہے۔

سلف صالحین اور اکابر علماء کرام کے احوال سے پتہ چلتا ہے کہ اس رات کو عبادت کرنا ان کے معمولات میں سے تھا۔

یہاں بھی بدعت کا فتویٰ: حسبِ عادت بعض لوگ اس رات عبادت، ذکر اور وعظ و نصیحت پر مشتمل محافل منعقد کرنے کو بدعت ضلالۃ کہنے کو دین کی بڑی خدمت تصور کرتے ہیں جو سراسر احادیثِ مبارکہ کے خلاف ہے۔ فقیر شبِ برات کی فضیلت اور اس میں اہتمامِ عبادت کو احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں پیش کرتا ہے۔

1۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ لِاَخِيهِ.

یعنی جب ماہِ شعبان کی پندرھویں رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر (اپنے حسبِ حال) نزول فرماتا ہے پس وہ مشرک اور اپنے بھائی سے عداوت رکھنے والے کے سوا اپنے سارے بندوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔

(بزار المسند، 206 :1، رقم 80)

امام بزار اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام ابوبکر احمد بن عمرو المعروف بزار (التوفی 292ھ) کے اس قول سے معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت و خصوصیت تسلیم کرنا اور اس کو بیان کرنا اہلِ علم کا ابتدائی اَدوار سے طریقہ رہا ہے۔ لہٰذا موجودہ دور میں کوئی شخص بھی اگر شبِ برات کی غیر معمولی فضیلت کا انکار کرتا ہے تو درحقیقت وہ احادیث مبارکہ اور سلف صالحین کے عمل سے ناواقفیت کی بناء پر ایسا کر رہا ہوتا ہے۔

۲)۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ :اَلا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَاغْفِرَ لَهُ؟ اَلا مُسْتَرْزِقٌ فَارْزُقَهُ؟ اَلا مُبْتَلًى فَاعَافِيَهُ؟ اَلا كَذَا؟ اَلا كَذَا؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

یعنی جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو تم اس کی رات کو قیام کیا کرو اور اس کے دن روزہ رکھا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اس رات اپنے حسبِ حال غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے کیا کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا نہیں ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کوئی رزق طلب کرنے والا نہیں ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کوئی بیماری میں مبتلا تو نہیں ہے کہ میں اسے عافیت دوں؟ کیا کوئی ایسا نہیں؟ کیا کوئی ویسا نہیں؟ یہاں تک کہ طلوعِ فجر ہو جاتی ہے۔

(سنن ابن ماجه، السنن، ج 1، کتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی ليلة النصف من شعبان)

اس حدیثِ مبارک سے شبِ برات اور دیگر عام راتوں میں فرق واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ باقی راتوں میں بھی اللہ رب العزت آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے مگر وہ رات کا آخری حصہ ہوتا ہے جبکہ اس مبارک رات میں اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب کے وقت ہی آسمانِ دنیا پر نزول فرمالیتا ہے۔ پھر شبِ برات میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر نوازشات اور انعامات کا عالم تو دیکھیں کہ ایک ایک چیز کا ذکر کر کے خود ہمارا خالق ہمیں اپنی طرف متوجہ فرماتا ہے۔ گناہوں سے چھٹکارا، کشائشِ رزق، بلاؤں اور آفتوں سے نجات وغیرہ کون سی ایسی مصیبت اور بلا رہ جاتی ہوگی جس کا تذکرہ خود وحدہ لاشریک ذات اپنی زبانِ الوہیت سے نہ کرتی ہوگی۔ مگر بندے کو اپنی درماندگی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

﴿جھولی ہی میری تنگ ہے﴾

۳)۔ اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (بستر مبارک پر) نہ پایا پس میں آپ کی تلاش میں باہر نکلی تو دیکھا کہ آپ آسمان کی طرف اپنا سر اٹھائے ہوئے جنت البقیع میں تشریف فرما ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے ڈر ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے گمان ہوا کہ آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنّ اللهَ عَزّ وَجَلّ يَنزِلُ لَيْلَةَ النِّصفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعَرِ غَنَمِ كَلْبٍ.

یعنی یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنی شان کے لائق) شعبان کی پندرہویں رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے، پس وہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے۔

(احمد بن حنبل، المسند، 6۔238)

اس حدیثِ پاک کی روشنی میں اوّلاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل مبارک سے شبِ برات میں جاگنا، قبرستان جانا اور عبادت و دعا میں مشغول ہونا ثابت ہوا۔

ثانیاً عرب میں بنو کلب کے قبیلہ کے پاس بے شمار بکریاں ہوتی تھیں اور ان کی خوبی یہ تھی کہ عام بکریوں کے مقابل ان کے کافی زیادہ بال ہوتے تھے۔ لہٰذا اس رات اللہ تعالیٰ اپنے کروڑوں بندوں کو مغفرت کا مژدہ سناتا ہے۔

۴)۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَطّلِعُ اللهُ إِلَى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ النّصفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلّا لِمُشْرِكٍ اوْ مُشَاحِنٍ.

یعنی ماہِ شعبان کی نصف شب (پندرہویں رات) کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے، پس وہ مشرک اور بغض رکھنے والے کے سوا اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے۔ (صحیح ابنِ حبان)

۵)۔حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَطْلُعُ اللهُ عَلٰى عِبَادِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيُمْهِلُ الْكَافِرِيْنَ، وَيَدَعُ اَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتّٰى يَدَعُوْهُ.

یعنی اللہ رب العزت شعبان کی پندرہویں رات کو اپنے بندوں پر مطلع ہوتا ہے، پس وہ مومنوں کی مغفرت فرماتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور وہ اہلِ حسد کو ان کے حسد میں چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے ترک کردیں۔

(طبرانی، المعجم الکبیر)

۶)۔حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَإِذَا مُنَادٍ :هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاغْفِرَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاعْطِيَهُ؟ فَلَا يَسْاَلُ اَحَدٌ اِلَّا اُعْطِيَ اِلَّا زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا اَوْ مُشْرِكٌ.

یعنی جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو منادی ندا دیتا ہے کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟ پس زانی اور مشرک کے سوا ہر سوال کرنے والے کو عطا کردیا جاتا ہے۔

(بیهقی، شعب الإیمان، 3۔383، رقم3836)

﴿شبِ برات میں رحمت سے محروم کون؟﴾

یاد رہے کہ بندوں پر دو طرح کے حقوق ہیں۔

۱)۔حقوق اللہ۔ ۲)۔حقوق العباد

ان احادیث میں اللہ رب العزت نے اپنے حقِ خاص توحید اور بندوں کے بندوں پر حقِ خاص اخوت و بھائی چارہ کے تحفظ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

شرک ایسا جرم ہے جس کے علاوہ ہر گناہ کی بخشش ہوسکتی ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا۝ (النساء)

ترجمہ: بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے، اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس نے واقعتاً زبردست گناہ کا بہتان باندھا۔

شرک اللہ کی بارگاہ میں ناقابلِ معافی جرم ہے۔ لہذا بندے کو ہر حال میں اللہ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا چاہیے۔

باقی چار اعمالِ شنیعہ کا تعلق حقوق العباد کے ساتھ ہے۔ ان کی مذمت میں قرآن وحدیث میں واضح تعلیمات موجود ہیں۔ کینہ وحسد انسان کے نفسِ امّارہ کے باعث ہوتے ہیں جو ہر دم انسان کو بڑائی اور تکبر پر اکساتا ہے۔ کینہ کی وجہ سے انسان دوسرے انسان سے نفرت کرتا اور دل میں اس سے بغض رکھتا ہے جبکہ حسد کی وجہ سے انسان دوسروں پر اللہ کی نعمتیں دیکھ کر اندر ہی اندر جلتا اور کڑھتا ہے اور اس سے زائل ہونے کی تمنا رکھتا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کینہ کے بارے میں فرمایا:

تُفْتَحُ ابْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اخِيهِ شَحْنَاءُ .فَيُقَالُ :انْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، انْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، انْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.

یعنی پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، سوائے اس بندے کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو۔ پس (فرشتوں سے) کہا جاتا ہے: ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو حتیٰ کہ یہ صلح کرلیں، ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو حتیٰ کہ یہ صلح کرلیں، ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو حتیٰ کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔

(مسلم، الصحیح، کتاب البر والصلة والآداب، باب النهی عن الشحناء والتهاجر)

۲) حسد کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَاكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.

(ابو داؤد، السنن، کتاب الادب، باب فی الحسد)

یعنی حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

۳) **زنا:** شبِ برات کی رحمت بھری ساعتوں سے محروم کرنے والا تیسرا عمل بدکاری ہے۔ اس کی مذمّت میں قرآن پاک کا فرمان:

وَلا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلاًo (الإسراء، 17:32)

ترجمعہ:اور تم زنا (بدکاری) کے قریب بھی مت جانا بے شک یہ بے حیائی کا کام ہے،اور بہت ہی بُری راہ ہے۔

۴)**چوتھا عمل قتل**: شریعت میں قبیح ترین اور کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے۔اس سے بڑھ کی اس کی کیا مذمت ہو کہ بقول قرآن:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًام بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا. (المائدۃ، 5:32)

ترجمعہ: جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد انگیزی (کی سزا) کے بغیر (ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا۔

یہ اسلام کی احترامِ انسانیت پر واشگاف انداز میں تعلیم ہے۔آج دنیا کے جمیع مذاہب کے ماننے والے اپنے ہم مذہبوں کے تحفظ اور احترام پر قوانین بناتے اور اس پر عمل درآمد کرتے دکھائی دیتے ہیں مگر باقی مذاہب کے ماننے والوں کو تحفظ کوئی فراہم نہیں کرتا۔جبکہ اسلام واضح انداز میں بغیر مسلم اور مومن کی قید لگائے محض انسانی جان کی حرمت اور تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے قتل کو ساری انسانیت کے قتل کے برابر جرم قرار دیتا ہے۔

مذکورہ چاروں اعمالِ قبیحہ وشنیعہ ایسے ہیں جن میں سے کسی ایک کا عامل بھی شعبان المعظم کی پندرہویں رات یعنی شبِ برات کی خیر و برکات اور مغفرت و بخشش سے محروم رہتا ہے۔لہذا ان افعال بد کے مجرموں کو سچے دل سے توبہ کرنی چاہیے۔

رحمۃ للعالمین ورؤف ورحیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک تائب بندے کو امید دلائی ہے۔

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لا ذَنْبَ لَهُ.

یعنی (سچے دل سے) گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

(ابن ماجة، السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة)

شبِ برات میں گناہ گاروں اور سیاہ کاروں کو بھی رَب کی رحمت،کرم اور بخشش کے خزانوں سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں بشرطیکہ وہ عجز و نیاز سے اپنے خالق و مالک اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرتے ہوئے رب کی بارگاہ میں تائب ہو تو وہ بھی ان خزانوں سے اپنی جھولیاں بھر سکتا ہے۔

صالحین کے اقوال اور معمولات

حضرت علی،حضرت عائشہ صدیقہ اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے مروی مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور امر سے اس کی حجیت ثابت ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہِ شعبان میں رمضان کے علاوہ باقی تمام مہینوں سے بڑھ کر عبادت کرتے تھے، لہٰذا شبِ برات کو اس سے کس طرح خارج کیا جا سکتا ہے؟ بلکہ یہ رات دوسری راتوں کی نسبت عبادت کی زیادہ مستحق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

خمس ليال لا ترد فيهن الدعاء ليلة الجمعة، و اول ليلة من رجب، و ليلة النصف من شعبان، و ليلتي العيدين.

یعنی پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتیں: جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرھویں رات، عیدین کی راتیں۔ (عبدالرزاق، المصنف)۔

﴿منکرین کے گھر کا حوالہ﴾

غیر مقلدین نجدی وہابی شب براۃ میں عبادت ذکرو اذکار کو بدعت قرار دیتے ہیں بلکہ اس پر انہوں نے ضخیم کتب لکھی ہیں فقیر نے ان کے اعتراضات کے جوابات تفصیلاً لکھے ہیں جنہیں مولانا محمد رمضان رضا القادری نے شائع کئے ۔ یہاں صرف وہابیہ کے شیخ الاسلام کا حوالہ پیش ہے۔

ابنِ تیمیہ نے اس رات میں عبادت اور قیام پر لکھا ہے:

سئل ابن تيمية عن صلاة نصف شعبان؟ فأجاب :إذا صلى الانسان ليلة النصف وحده أو في جماعة خاصة كما كان يفعل طوائف من السلف فهو أحسن.

یعنی ابنِ تیمیہ سے نصفِ شعبان میں نفلی نماز ادا کرنے کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: جب کوئی بھی انسان نصفِ شعبان کی رات کو اکیلا یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھے جیسا کہ سلف میں سے بہت سارے گروہ اس کا اہتمام کرتے تھے تو یہ بہت خوب ہے۔

(مجموعه فتاوى ابن تيمية، 23:131)

حافظ ابنِ رجب حنبلی نے لکھا ہے:

شعبان کی ۱۵ ویں شب کو اہلِ شام کے تابعین خالد بن معدان، لقمان بن عامر اور ان کے علاوہ دیگر اِس رات کی تعظیم کرتے اور اس میں بے حد عبادت کرتے۔ وہ اِس رات مسجد میں قیام کرتے۔ اس پر امام اسحاق بن راہویہ نے ان کی موافقت کی ہے اور کہا ہے کہ اس رات کو مساجد میں قیام کرنا بدعت نہیں ہے۔ (لطائف المعارف)۔

﴿مسنون اور مستحب أذکار و دعائیں﴾

اس رات کو بالخصوص آقا کریم ﷺ سے یہ دعا منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ اعُوذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَاَعُوذُ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوبَتِکَ، وَاَعُوذُ بِکَ مِنْکَ، لا احْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ انْتَ کَمَا اثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ.

(عسقلانی، الامالی المطلقة 120)

یعنی اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری خوشنودی ورضا کی پناہ میں آتا ہوں، تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے ڈر کر تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری حمد وثنا ایسی نہیں کرسکتا جیسی حمد وثنا تو خود اپنے لیے کرتا ہے۔

دوسری مسنون دعا جس کی آپ نے لیلۃ القدر میں پڑھنے کی تلقین کی ہے، وہ بھی اس رات پڑھنا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ، تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی.(ترمذی، السنن، کتاب الدعوات،)

یعنی اے اللہ! تُو بہت معاف کرنے والا اور کرم فرمانے والا ہے۔عفو ودرگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرمادے۔

بزرگانِ دین اور علمائے کرام نے اس مبارک رات میں مختلف نوافل پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے۔فقیر نے اپنی تصنیف ''بارہ ماہ خیر''میں بکثرت نوافل لکھے ہیں۔چند ایک یہاں درج کررہا ہوں۔

☆شعبان کی ۱۴تاریخ کو نمازِ مغرب کے بعد ۲رکعت نفل اس طرح پڑھے جائیں کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت حشر کی آخری تین آیات ۱،امرتبہ اور سورت اخلاص کو ۳،۳بار پڑھا جائے۔

☆۸رکعات نفل اس طرح پڑھیں کہ ان کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد ۱۰،۱۰مرتبہ سورت اخلاص پڑھی جائے۔

☆۱۴رکعات نفل اس طرح پڑھے جائیں کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد آخری چار قل والی سورتیں پڑھیں اور بعد از سلام آیت الکرسی اور سورت توبہ کی آخری دو آیتیں ۱۲۸۔۱۲۹ پڑھی جائیں۔

شبِ برات کی اہمیت وفضیلت پر مروی احادیث سے معلوم ہوا اِن بابرکت راتوں میں رحمتِ الٰہی اپنے پورے جوبن پر ہوتی ہے اور اپنے گناہگار بندوں کی بخشش ومغفرت کے لیے بے قرار ہوتی ہے لہٰذا اس رات میں قیام کرنا، کثرت سے تلاوتِ قرآن، ذکر، عبادت اور دعا کرنا مستحب ہے اور یہ اعمال احادیثِ مبارکہ اور سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہیں۔اس لیے جو شخص بھی اب اس شب کو یا اس میں عبادت کو بدعتِ ضلالۃ کہتا ہے وہ درحقیقت احادیثِ صحیحہ اور اعمالِ سلف صالحین کا منکر ہے اور فقط ہوائے نفس کی اتباع اور اطاعت میں مشغول ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

﴾روزہ کئی جسمانی و روحانی امراض کا علاج ہے﴿

افاضات:حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ۔۔

ماہِ رمضان کے روزے اہلِ اسلام پر فرض ہیں جیسا کہ قرآن مجید فرمایا گیا ہے:

یاایھاالذین آمنو کتب علیکم الصیام

ترجمعہ:اے ایمان والوں روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں۔

رضائے الٰہی کے لیے روزہ میں صبح سے شام تک بھوک اور پیاس برداشت کرنے سے جہاں مسلمان کو ڈھیروں نیکیاں حاصل ہوتی ہیں وہاں امراض سے شفاء نصیب ہوتی ہے مثلاً☆روزہ شوگر لیول،کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے☆اسٹریس اور ذہنی تناؤ ختم کرتا ہے☆وہ خواتین جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اور موٹاپے کا شکار ہیں وہ ضرور روزے رکھیں☆یادرہے کہ افطاری کے وقت زیادہ ثقیل اور مرغن تلی ہوئی اشیا کا بکثرت استعمال کئی امراض کا باعث بنتا ہے☆اب فقیر اپنے متعلقہ مضمون کے حوالہ سے تفصیل عرض کرتا ہے۔

خالقِ کائنات نے تین اقسام کی مخلوق پیدا فرمائی ہے۔"نوری یعنی فرشتے"،"ناری یعنی جن"اور"خاکی یعنی انسان"جسے اشرف الخلوقات کا درجہ دیا گیا۔دراصل انسان روح اور جسم کے مجموعے کا نام ہے اور اس کی تخلیق اس طرح ممکن ہوئی کہ جسم کو مٹی سے بنایا گیا اور اس میں روح ڈالی گئی۔جسم کی ضروریات کا سامان یا اہتمام زمین سے کیا گیا کہ تمام تر اناج غلہ پھل اور پھول زمین سے اگائے جبکہ روح کی غذا کا اہتمام آسمانوں سے ہوتا رہا۔ہم سال کے گیارہ ماہ اپنی جسمانی ضرورتوں کو اس کائنات میں پیدا ہونے والی اشیاء سے پورا کرتے رہتے ہیں اور اپنے جسم کو تندرست وتوانا رکھتے ہیں۔مگر روح کی غذائی ضرورت کو پورا کرنے کی غرض سے ہمیں پورے سال میں ایک مہینہ ہی میسر آتا ہے جو رمضان المبارک ہے۔

روزہ اور صحت اپنے پرائے مان گئے: دنیا میں کروڑوں مسلمان اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بغیر کسی جسمانی و دنیاوی فائدے کا طمع کئے تعمیلاً روزہ رکھتے ہیں تاہم روحانی تسکین کے ساتھ ساتھ روزہ رکھنے سے جسمانی صحت پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں جسے دنیا بھر کے طبی ماہرین خصوصا ڈاکٹر مائیکل،ڈاکٹر جوزف،ڈاکٹر سیموئیل الیگزینڈر،ڈاکٹر ایم کلائیو،ڈاکٹر سگمنڈ فرائیڈ،ڈاکٹر جیکب،ڈاکٹر ہنری ایڈورڈ،ڈاکٹر برام جے،ڈاکٹر ایمرسن،ڈاکٹر خان یمرٹ،ڈاکٹر ایڈورڈ نکلسن اور جدید سائنس نے ہزاروں کلینیکل ٹرائلز سے تسلیم کیا ہے۔کچھ عرصہ قبل تک یہی خیال کیا جاتا

تھا کہ روزہ کے طبی فوائد نظام ہضم تک ہی محدود ہیں لیکن جیسے جیسے سائنس اور علمِ طب نے ترقی کی، دیگر بدن انسانی پر اس کے فوائد آشکار ہوتے چلے گئے اور محقق اس بات پر متفق ہوئے کہ روزہ تو ایک طبی معجزہ ہے۔

آیئے! اب جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں دیکھیں کہ روزہ انسانی جسم پر کس طرح اپنے مفید اثرات مرتب کرتا ہے۔

روزہ اور نظام ھضم: نظام ہضم جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ایک دوسرے سے قریبی طور پر ملے ہوئے بہت سے اعضا پر مشتمل ہوتا ہے اہم اعضا جیسے منہ اور جبڑے میں لعابی غدود، زبان، گلا، مقوی نالی (limentary Canal (یعنی گلے سے معدہ تک خوراک لے جانے والی نالی)۔ معدہ، بارہ انگشتی آنت، جگر اور لبلبہ اور آنتوں سے مختلف حصے وغیرہ تمام اعضا اس نظام کا حصہ ہیں۔ جیسے ہی ہم کچھ کھانا شروع کرتے ہیں یا کھانے کا ارادہ ہی کرتے ہیں یہ نظام حرکت میں آجاتا ہے اور ہر عضو اپنا مخصوص کام شروع کر دیتا ہے۔

ظاہر ہے کہ ہمارے موجودہ لائف اسٹائل سے یہ سارا نظام چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہونے کے علاوہ اعصابی دباؤ، جنک فوڈز اور طرح طرح کے مضرِ صحت الم غلم کھانوں کی وجہ سے متاثر ہو جاتا ہے۔ روزہ اس سارے نظام ہضم پر ایک ماہ کا آرام طاری کر دیتا ہے اس کا حیران کن اثر بطور خاص جگر پر ہوتا ہے کیونکہ جگر نے نظام ہضم میں حصہ لینے کے علاوہ کئی مزید عمل بھی سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ روزے کے ذریعے جگر کو چار سے چھ گھنٹوں تک آرام مل جاتا ہے۔ یہ روزے کے بغیر قطعی ناممکن ہے کیونکہ بے حد معمولی مقدار کی خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصہ کے برابر بھی اگر معدہ میں داخل ہو جائے تو پورا کا پورا نظام ہضم اپنا کام شروع کر دیتا ہے اور جگر فوراً مصروفِ عمل ہو جاتا ہے۔ جگر کے انتہائی مشکل کاموں میں ایک کام اس توازن کو برقرار رکھنا بھی ہے جو غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ خوراک کے درمیان ہوتا ہے۔ اسے یا تو ہر لقمے کو سٹور میں رکھنا ہوتا ہے یا پھر خون کے ذریعے اس کے ہضم ہو کر تحلیل ہو جانے کے عمل کی نگرانی کرنا ہوتی ہے جبکہ روزے کے ذریعے جگر توانائی بخش کھانے کے سٹور کرنے کے عمل سے بڑی حد تک آزاد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جگر اپنی توانائی خون میں گلوبلن (Globulin) جو جسم کے محفوظ رکھنے والے مدافعتی نظام کو تقویت دیتا ہے، کی پیداوار پر صرف کرتا ہے۔

روزہ اور موٹاپا: یاد رہے موٹاپا کئی امراض کو جنم دیتا ہے رمضان المبارک میں موٹاپے کے شکار افراد کا نارمل سحری اور افطاری کرنے کی صورت میں آٹھ سے دس پاؤنڈ وزن کم ہو سکتا ہے جبکہ روزہ رکھنے سے اضافی چربی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ خواتین جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اور موٹاپے کا شکار ہیں وہ ضرور روزے رکھیں تاکہ ان کا وزن کم ہو سکے۔ یاد رہے کہ جدید میڈیکل سائنس کے مطابق وزن کم ہونے سے بے اولاد خواتین کو اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ روزے سے معدے کی رطوبتوں میں توازن آتا ہے۔ نظام ہضم کی رطوبت خارج کرنے کا عمل دماغ کے ساتھ وابستہ

ہے۔عام حالت میں بھوک کے دوران یہ رطوبتیں زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہیں جس سے معدے میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔جبکہ روزے کی حالت میں دماغ سے رطوبت خارج کرنے کا پیغام نہیں بھیجا جاتا کیونکہ دماغ میں خلیوں میں یہ بات موجود ہوتی ہے کہ روزے کے دوران کھانا پینا منع ہے۔یوں نظامِ ہضم درست کام کرتا ہے۔روزہ نظامِ ہضم کے سب سے حساس حصے گلے اور غذائی نالی کو تقویت دیتا ہے اس کے اثر معدہ سے نکلنے والی رطوبتیں بہتر طور پر متوازن ہو جاتی ہیں جس سے تیزابیت (Acidity) جمع نہیں ہوتی اس کی پیداوار رک جاتی ہے۔معدہ کے ریاحی دردوں میں کافی افاقہ ہوتا ہے قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے اور پھر شام کو روزہ کھولنے کے بعد معدہ زیادہ کامیابی سے ہضم کا کام انجام دیتا ہے۔روزہ آنتوں کو بھی آرام اور توانائی فراہم کرتا ہے۔یہ صحت مند رطوبت کے بننے اور معدہ کے پٹھوں کی حرکت سے ہوتا ہے۔آنتوں کے شرائین کے غلاف کے نیچے محفوظ رکھنے والے نظام کا بنیادی عنصر موجود ہوتا ہے۔جیسے انتڑیوں کا جال، روزے کے دوران ان کو نئی توانائی اور تازگی حاصل ہوتی ہے۔اس طرح ہم ان تمام بیماریوں کے حملوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں جو ہضم کرنے والی نالیوں پر ہو سکتے ہیں۔

روزہ اور دورانِ خون: روزے سے جسم پر جو مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں ان میں سب سے زیادہ قابلِ ذکر خون کے روغنی مادوں میں ہونے والی تبدیلیاں ہیں خصوصاً دل کے لئے مفید چکنائی "ایچ ڈی ایل" کی سطح میں تبدیلی بڑی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس سے دل اور شریانوں کو تحفظ حاصل ہوتا ہے اسی طرح دو مزید چکنائیوں "ایل ڈی ایل" اور ٹرائی گلیسرائیڈ کی سطحیں بھی معمول پر آ جاتی ہیں اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رمضان المبارک ہمیں غذائی بے اعتدالیوں پر قابو پانے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے اور اس میں روزوں کی وجہ سے چکنائیوں کے استحالے (میٹابولزم) کی شرح بھی بہت بہتر ہو جاتی ہے۔یاد رہے کہ رمضان المبارک کے دوران چکنائی والی اشیاء کا کثرت سے استعمال ان فوائد کو مفقود کر سکتا ہے۔

دن میں روزہ کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے یہ اثر دل کو انتہائی فائدہ مند آرام مہیا کرتا ہے سب سے اہم بات یہ ہے کہ روزے کے دوران بڑھا ہوا خون کا دباؤ ہمیشہ کم سطح پر ہوتا ہے۔شریانوں کی کمزوری اور فرسودگی کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک وجہ خون میں باقی ماندہ مادے (Remnanuls) کا پوری طرح تحلیل نہ ہوسکنا ہے جبکہ دوسری طرف روزہ بطور خاص افطار کے وقت کے نزدیک خون میں موجود غذائیت کے تمام ذرے تحلیل ہو چکے ہوتے ہیں اس طرح خون کی شریانوں کی دیواروں پر چربی یا دیگر اجزا جم نہیں پاتے جس کے نتیجے میں شریانیں سکڑنے سے محفوظ رہتی ہیں چنانچہ موجودہ دور کی انتہائی خطرناک بیماری شریانوں کی دیواروں کی سختی (Arteriosclerosis) سے بچنے کی بہترین تدبیر روزہ ہی ہے روزے کے دوران جب خون میں غذائی مادے کم ترین سطح پر ہوتے ہیں تو ہڈیوں کا گودہ حرکت پذیر ہو جاتا ہے اور خون

کی پیدائش میں اضافہ ہو جاتا ہے اس کے نتیجے میں کمزور لوگ روزہ رکھ کر آسانی سے اپنے اندر زیادہ خون کی کمی دور کر سکتے ہیں۔

روزہ اور نظام اعصاب: روزہ کے دوران بعض لوگوں کو غصے اور چڑ چڑے پن کا مظاہرہ کرتے دیکھا گیا ہے مگر اس بات کو یہاں پر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ ان باتوں کا روزہ اور اعصاب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اس قسم کی صورت حال انانیت (egotistic) یا طبیعت کی سختی کی وجہ سے ہوتی ہے دوران روزہ ہمارے جسم کا اعصابی نظام بہت پر سکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے نیز عبادات کی بجا آواری سے حاصل شدہ تسکین ہماری تمام کدورتوں اور غصے کو دور کر دیتی ہیں اس سلسلے میں زیادہ خشوع وخضوع اور اللہ کی مرضی کے سامنے سرنگوں ہونے کی وجہ سے تو ہماری پریشانیاں بھی تحلیل ہو کر ختم ہو جاتی ہیں روزہ کے دوران چونکہ ہماری جنسی خواہشات علیحدہ ہو جاتی ہیں چنانچہ اس وجہ سے بھی ہمارے اعصابی نظام پر کسی قسم کے منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

روزہ اور وضو کے مشترکہ اثر سے جو مضبوط ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اس سے دماغ میں دوران خون کا بے مثال توازن قائم ہو جاتا ہے جو کہ صحت مند اعصابی نظام کی نشاندہی کرتا ہے اس کے علاوہ انسانی تحت الشعور جو رمضان المبارک کے دوران عبادات کی مہربانیوں کی بدولت صاف شفاف اور تسکین پذیر ہو جاتا ہے اعصابی نظام سے ہر قسم کے تناؤ اور الجھن کو دور کرنے میں مدد کرتا ہے۔

روزہ اور انسانی خلیات: روزے کا سب سے اہم اثر خلیوں کے درمیان اور خلیوں کے اندرونی سیال مادوں کے درمیان توازن کو قائم پذیر رکھنا ہے۔ چونکہ روزے کے دوران مختلف سیال مقدار میں کم ہو جاتے ہیں۔ خلیوں کے عمل میں بڑی حد تک سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح لعاب دار جھلی کی بالائی سطح سے متعلق خلیے جنہیں اپی تھیلیل (Epithelial) سیل کہتے ہیں اور جو جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذمہ دار ہوتے ہیں ان کو بھی صرف روزے کے ذریعے بڑی حد تک آرام اور سکون ملتا ہے۔ جس کی وجہ ان کی صحت مندی میں اضافہ ہوتا ہے۔ خلیاتیات کے علم کے نکتہ نظر سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لعاب بنانے والے غدود گردن کے غدود تیموسیہ اور لبلبہ (Pencreas) کے غدود شدید بے چینی سے ماہ رمضان کا انتظار کرتے ہیں تا کہ روزے کی برکت سے کچھ ستانے کا موقع حاصل کر سکیں اور مزید کام کرنے کے لئے اپنی توانائیوں کو جلا دے سکیں۔

روزہ غیر مسلموں کی نظر میں: اسلام نے روزہ کو مومن کے لئے شفا قرار دیا اور جب سائنس نے اس پر تحقیق کی تو سائنسی ترقی چونک اٹھی اور اقرار کیا کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے۔

☆ آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر مور پالڈ اپنا قصہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلامی علوم کا مطالعہ کیا اور جب

روزے کے باب پر پہنچا تو میں چونک پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اتنا عظیم فارمولہ دیا ہے اگر اسلام اپنے ماننے والوں کو اور کچھ نہ دیتا صرف روزے کا فارمولہ ہی دے دیتا تو پھر بھی اس سے بڑھ کر ان کے پاس اور کوئی نعمت نہ ہوتی میں نے سوچا کہ اس کو آزمانا چاہئے پھر میں نے روزے مسلمانوں کے طرز پر رکھنا شروع کئے میں عرصہ دراز سے ورم معدہ (StomachInflammation) میں مبتلا تھا کچھ دنوں بعد ہی میں نے محسوس کیا کہ اس میں کمی واقع ہوگئی ہے میں نے روزوں کی مشق جاری رکھی کچھ عرصہ بعد ہی میں نے اپنے جسم کو نارمل پایا اور ایک ماہ بعد اپنے اندر انقلابی تبدیلی محسوس کی۔

☆پوپ ایلف گال ہالینڈ کا سب سے بڑے پادری گذرا ہے روزہ کے متعلق اپنے تجربات کچھ اس طرح بیان کئے کہ میں اپنے روحانی پیروکاروں کو ہر ماہ تین روزے رکھنے کی تلقین کرتا ہوں میں نے اس طریقہ کار کے ذریعے جسمانی اور وزنی ہم آہنگی محسوس کی میرے مریض مسلسل مجھ پر زور دیتے ہیں کہ میں انہیں کچھ اور طریقہ بتاؤں لیکن میں نے یہ اصول وضع کرلیا ہے کہ ان میں وہ مریض جو لا علاج ہیں ان کو تین روز کے نہیں بلکہ ایک مہینہ تک روزے رکھوائے جائیں۔ میں نے شوگر، دل کے امراض اور معدہ میں مبتلا مریضوں کو مستقل ایک مہینہ تک روزہ رکھوائے۔ شوگر کے مریضوں کی حالت بہتر ہوئی ان کی شوگر کنٹرول ہوگئی۔ دل کے مریضوں کی بے چینی اور سانس کا پھولنا کم ہوگیا سب سے زیادہ افاقہ معدہ کے مریضوں کو ہوا۔

☆فارماکولوجی کے ماہر ڈاکٹر لوتھر جیم نے روزے دار شخص کے معدے کی رطوبت لی اور پھر اس کا لیبارٹری ٹیسٹ کروایا اس میں انہوں نے محسوس کیا کہ وہ غذائی متعفن اجزا (food particlesseptic) جس سے معدہ تیزی سے امراض قبول کرتا ہے بالکل ختم ہوجاتے ہیں ڈاکٹر لوتھر کا کہنا ہے کہ روزہ جسم اور خاص طور معدے کے امراض میں صحت کی ضمانت ہے۔

☆مشہور ماہر نفسیات سگمنڈ فرائیڈ فاقہ اور روزے کا قائل تھا اس کا کہنا ہے کہ روزہ سے دماغی اور نفسیاتی امراض کا مکمل خاتمہ ہوجاتا ہے روزہ دار آدمی کا جسم مسلسل بیرونی دباؤ کو قبول کرنے کی صلاحیت پالیتا ہے روزہ دار کو جسمانی کھینچاؤ اور ذہنی تناؤ سے سامنا نہیں پڑتا۔

☆جرمنی، امریکہ، انگلینڈ کے ماہر ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے رمضان المبارک میں تمام مسلم ممالک کا دورہ کیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ رمضان المبارک میں چونکہ مسلمان نماز زیادہ پڑھتے ہیں جس سے پہلے وہ وضو کرتے ہیں اس سے ناک، کان، گلے کے امراض بہت کم ہوجاتے ہیں کھانا کم کھاتے ہیں جس سے معدہ وجگر کے امراض کم ہوجاتے ہیں چونکہ مسلمان دن بھر بھوکا رہتا ہے اس لئے وہ اعصاب اور دل کے امراض میں بھی کم مبتلا ہوتا ہے۔

غرضیکہ روزہ انسانی صحت کیلئے انتہائی فائدہ مند ہے۔ روزہ شوگر لیول کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے اسٹریس و اعصابی اور ذہنی تناؤ ختم کر کے بیشتر نفسیاتی امراض سے چھٹکارا دلاتا ہے روزہ رکھنے سے جسم میں خون بننے کا عمل تیز ہوجاتا

ہے اور جسم کی تطہیر ہو جاتی ہے۔ روزہ انسانی جسم سے اور تیزابی مادوں کا اخراج کرتا ہے روزہ رکھنے سے دماغی خلیات بھی فاضل مادوں سے نجات پاتے ہیں جس سے نہ صرف نفسیاتی و روحانی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے بلکہ اس سے دماغی صلاحیتوں کو جلامل کر انسانی صلاحیتیں بھی اجاگر ہوتی ہیں روزہ موٹاپا اور پیٹ کو کم کرنے میں مفید ہے خاص طور پر نظام انہضام کو بہتر کرتا ہے علاوہ ازیں مزید بیسیوں امراض کا علاج بھی ہے۔

روزہ اور احتیاطی تدابیر: یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مندرجہ بالا فوائد تبھی ممکن ہو سکتے ہیں جب ہم سحر و افطار میں سادہ غذا کا استعمال کریں۔ خصوصاً افطاری کے وقت زیادہ ثقیل اور مرغن تلی ہوئی اشیاء مثلاً سموسے، پکوڑے، کچوری وغیرہ کا استعمال بکثرت کیا جاتا ہے جس سے روزے کا روحانی مقصد تو فوت ہوتا ہی ہے خوراک کی اس بے اعتدالی سے جسمانی طور پر ہونے والے فوائد بھی مفقود ہو جاتے ہیں بلکہ معدہ مزید خراب ہو جاتا ہے لہٰذا افطاری میں دسترخوان پر دنیا جہان کی نعمتیں اکٹھی کرنے کی بجائے افطار کسی پھل کھجور یا شہد ملے دودھ سے کر لیا جائے اور پھر نماز کی ادائیگی کے بعد مزید کچھ کھا لیا جائے اس طرح دن میں تین بار کھانے کا تسلسل بھی قائم رہے گا اور معدے پر بوجھ نہیں پڑے گا۔ افطار میں پانی دودھ یا کوئی بھی مشروب ایک ہی مرتبہ زیادہ مقدار میں استعمال کرنے کی بجائے وقفے وقفے سے استعمال کریں۔ انشاء اللہ ان احتیاطی تدابیر پر عملدرآمد سے یقیناً ہم روزے کے جسمانی و روحانی فوائد حاصل کر سکیں گے۔

﴿رمضان المبارک میں وفات پانے والی شخصیات﴾

☆سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ (ام المؤمنین) رضی اللہ عنہا ۱۰ رمضان المبارک (سن ۱۰ بعثت نبوی)۔

☆سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ۳ رمضان المبارک

☆حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ۲۰ رمضان المبارک ۲ھ۔

☆۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

☆اسی ماہ ۹۵ھ کو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال۔

☆اسی ماہ ۱۱ھ میں سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

☆اسی ماہ ۱۸ھ کو صحابی رسول حضرت سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

☆حضور اکرم ﷺ کے چچا سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ رمضان المبارک ۳۲ھ۔

☆۳۳ھ کو صحابی رسول حضرت مقداد بن الاسود ؓ۔

☆۲۰ رمضان المبارک ۶۱ھ مولائے کائنات شیرِ خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا یوم شہادت۔

☆اسی ماہ ۵۳ھ کو زیاد بن سفیان کا انتقال ہوا۔

☆اسی ماہ کی ۵۴ھ میں شاعر دربارِ رسالت مآب ﷺ حضرت سیدنا حسان بن ثابت ؓ کا مدینہ منورہ میں وصال ہوا۔

☆سیدنا امام عبداللہ ابنِ مبارک حنفی یکم رمضان المبارک ۱۸۱ھ۔

☆سیدنا بوعلی قلندر ؓ ۱۷ رمضان المبارک ۷۲۴ھ۔

☆اسی ماہ مبارک سیدہ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا ۱۳۵ھ۔

☆رمضان المبارک ۲۷۹ھ میں معروف محدث حضرت ابوعیسیٰ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆حضرت خواجہ حبیب عجمی علیہ الرحمۃ ۹ رمضان المبارک ۱۲۰ھ۔

☆حضرت داود طائی علیہ الرحمۃ ۹ رمضان المبارک ۱۶۷ھ۔

☆حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ۔

☆حضرت یحیٰ بن معاویہ علیہ الرحمۃ ۱۸ رمضان المبارک ۲۵۷ھ۔

☆خواجہ عزیزان رامتینی علیہ الرحمۃ ۲۷ رمضان المبارک ۷۲۱ھ کو ہوا۔

☆شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمۃ ۱۸ رمضان المبارک ۷۵۷ھ۔

☆حضرت سید محمد غوث علیہ الرحمۃ ۱۴ رمضان المبارک ۹۷۰ھ۔

☆حضرت بوعلی قلندر علیہ الرحمۃ (پانی پت بھارت) ۹ رمضان المبارک۔

☆قاضی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ ۱۰ رمضان المبارک۔

☆حضرت سید معصوم شاہ قادری علیہ الرحمۃ ۱۰ رمضان المبارک۔

☆سندھ کے عظیم بزرگ و شاعر ہفت زبان حضرت سچل سرمست (رانی پور) علیہ الرحمۃ ۱۴ رمضان المبارک کو ہوا۔

☆اسی ماہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

☆حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ (گجرات) ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ۔

☆شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی (سیال شریف) علیہ الرحمۃ ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ کو ہوا۔

☆غزالیِ زماں امام اہلسنت سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ (ملتان شریف) ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ ۔

☆اُستاد العلماء مولانا عبدالکریم اعوان علیہ الرحمۃ (امین آباد) ۲۵ رمضان المبارک۔

☆حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ حافظ محمد فیض احمد اُویسی علیہ الرحمہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ ۔

☆مولانا عبدالکریم ابدالوی علیہ الرحمۃ ۴ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ ۔

☆مفتی محمد صالح اُویسی ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ ۔

﴿مبارک ھو﴾

قارئین کرام کو ماہِ مقدس رمضان المبارک کی رحمتیں برکتیں مبارک ہوں ان برکت بھرے لمحات میں اپنے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں زیرِ تعلیم طلباء/طالبات کو ضرور یاد رکھیں (ادارہ)۔

﴿سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا﴾

محبوبۂ محبوبِ خدا اُم المومنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون، تاجدارِ مدینہ ﷺ کی باوفا اطاعت شعار بیوی، مسلمانوں کی ''ماں'' ہیں۔

نکاح: مکہ کے بڑے بڑے رؤساء نے حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ نے کسی کے پیغام کو قبول نہ فرمایا بلکہ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں نکاح کا پیغام بھیجا اور اپنے چچا عمرو بن اسد کو بلایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی اپنے چچا ابو طالب، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر رؤساء کے ساتھ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لائے۔ جناب ابو طالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا۔ ایک روایت کے مطابق سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سونا تھا۔

(مدارج النبوت، قسم دوم، باب دوم در کفالت عبد المطلب)

بوقتِ نکاح سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس برس اور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عمر مبارک پچیس برس کی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، تسمیۃ النساء)

اولادِ اطھــــار: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تمام اولاد سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ہوئی۔ سواء حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئے۔ فرزندوں میں حضرت قاسم رضی

اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ ﷺ کے اسمائے گرامی مروی ہیں جب کہ دُختر ان میں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ اُمِ کلثوم اور سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھن ہیں۔

(السیرۃ النبویہ لابن هشام ، اسد الغابۃ)

تاریخ وصال: بقول ابنِ اسحٰق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام کی سچی مشیر تھیں، نکاح کے بعد ۲۴ سال مختارِ کائنات (ﷺ) کی خدمت کی۔ ۱۰ رمضان المبارک (سن ۱۰ بعثتِ نبوی) کو مسلمانوں کی غمگسار ماں خدا کے محبوب کی وفادار اطاعت شعار بیوی نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان جنت المعلیٰ میں آپ مدفون ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر میں داخل ہوئے اور دعائے خیر فرمائی۔ نمازِ جنازہ اس وقت تک مشروع نہ ہوئی تھی۔ اس سانحہ پر نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہت زیادہ ملول ومحزون ہوئے۔

﴿سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا﴾

محبوبۂ محبوبِ خدا اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں بچپن سے ہی ہوشمندی وروشن دماغی جیسی صفات پائی جاتی تھیں۔ جب مخزنِ علم وحکمت منبعِ رشد وہدایت کی رفاقت میں حاضر ہوئیں تو رہی سہی کمی بھی پوری ہوگئی۔

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور پیغام سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نکاح عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرما دیا ہے، اور اُن کے پاس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک تصویر تھی۔

(شرح العلامۃ الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات، ج ٤،)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مدینہ طیبہ میں ماہ شوال میں ہوا، اور ماہِ شوال ہی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں نو سال تک رہیں۔ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وصال فرمایا تو اُس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ (الطبقات الکبری لابن سعد)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور رخصتی بھی شوال کے مہینے میں ہوئی تو کون سی عورت مجھ سے زیادہ خوش نصیب ہے! اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ عورتوں کی رُخصتی شوال میں ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج)۔

ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص نے امام الانبیا ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ کون عزیز ہے۔ فرمایا ''عائشہ'' اور مردوں میں فرمایا عائشہ کے باپ صدیقِ اکبر (رضی اللہ عنہ)۔

محبوبۂ محبوب سید المرسلین ﷺ: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو گی؟ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: ضرور یارسول اللہ ﷺ میں محبت رکھوں گی۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت رکھو۔ (مسلم شریف، کتاب فضائل الصحابہ)۔

سیدہ کی بدگوئی کرنے والہ ذلیل وخوار: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ اُنہوں نے کسی کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں بدگوئی کرتے سنا تو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: او ذلیل وخوار! خاموش رہ، کیا تو اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حبیبہ پر بدگوئی کرتا ہے۔

(حلیة الاولیاء ،ذکر النساء الصحابیات،عائشه زوج رسول الله ﷺ)

سخاوتِ صدیقہ رضی اللہ عنہا: آپ کی فیاضیاں اور سخاوتیں ضرب المثل تھیں۔ ایک مرتبہ ابن زبیر نے ایک لاکھ درہم بھیجے آپ نے چند گھنٹوں میں اُنہیں راہِ خدا میں خیرات کر دیا۔

فضائل: باحیا، متّقیہ، خدا کا خوف رکھنے والی پاکدامن بی بی صاحبہ اپنے فضائل ومناقب کی رو سے ماسوائے چند صحابۂ کرام کے تمام صحابیات وصحابہ سے افضل تھیں۔ امام زہری فرماتے ہیں ''اگر تمام مردوں اور اُمہات المومنین کا علم جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم اُن سے زیادہ ہے''۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم صحابیوں کو اگر کسی مسئلہ میں مشکل درپیش آتی تو ہم اپنی ماں عائشہ کے پاس چلے جاتے آپ فوراً اسے حل فرمادیتیں۔ غرض یہ کہ آپ تفقہ فی الدین، قوتِ اجتہادو سلیقۂ تنقید، ضبطِ واقعات، صرفِ درایت، صحت فکرو اصابت رائے میں آپ کا مرتبہ بلند تھا۔ طبقہ رواۃ میں آپ تیسرے منصب پر فائز تھیں۔

راویانِ حدیث میں بلندمقام: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کل روایات ۵۳۷۴ ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ۱۶۶۰ احادیث کے روای ہیں ان دوحضرات کے بعد سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۲۲۱۰ احادیث مقدسہ روایت کر کے اپنی برتری کا سکہ بٹھا دیا۔

تاریخ وصال عائشہ رضی اللہ عنہا: مسلمانوں کی عفت مآب مقدس ماں نے ۱۷ رمضان ۵۸ھ میں وصال فرمایا اور مدینہ منورہ کے عظیم الشان قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

اُم المؤمنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا: سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہند بنت ابی اُمیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے، آپ کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہے۔

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح حضرت ابوسلمہ ابن عبدالاسد رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ جن سے چار بچے پیدا ہوئے۔ ابوسلمہ کی شہادت کے بعد جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف سے پیامِ نکاح آیا تو کہا رضا و خوشی کے ساتھ اُنہوں نے مرحبا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہا آپ کا نکاح شوال ۴ھ مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان کا مہر ایسا سامان جو دس درہم کی مالیت کا تھا مقرر ہوا۔ اُم المؤمنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین سو اٹھتر (۳۷۸) احادیث مبارکہ مروی ہیں ان میں تیرہ حدیثیں بخاری و مسلم میں اور بخاری میں تین حدیثیں اور ایک مسلم میں تیرہ اور باقی دیگر کتبِ احادیث میں مروی ہیں۔

ان کا وصال شریف رمضان المبارک ۵۹ھ کو ہوا۔ جبکہ بعض نے ۶۲ھ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بھی بتایا ہے۔

﴿حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجھہ الکریم﴾

اس ماہ کی اہم ترین شخصیات میں خلیفہ چہارم جانشینِ رسول و زوج بتول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی کنیت ''ابوالحسن'' اور ''ابوتراب'' ہے۔ آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چچا ابوطالب کے فرزند ارجمند ہیں۔

ولادت: عام الفیل کے تیس برس بعد جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تیس برس کی تھی۔ ۱۳ رجب المرجب کو جمعہ کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔ آپ نے اپنے بچپن ہی میں اسلام قبول کرلیا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زیرِ تربیت ہر وقت آپ کی امداد و نصرت میں لگے رہتے تھے۔ آپ مہاجرین اولین اور عشرہ مبشرہ میں اپنے بعض خصوصی درجات کے لحاظ سے بہت زیادہ ممتاز ہیں۔

شجاعت: جنگِ بدر، جنگِ اُحد، جنگِ خندق وغیرہ تمام اسلامی لڑائیوں میں اپنی بے پناہ شجاعت کے ساتھ جنگ فرماتے رہے اور کفارِ عرب کے بڑے بڑے نامور بہادر اور سورما آپ کی مقدس تلوار ذُوالفقار کی مار سے واصل جہنم ہوئے۔

خلافت: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد انصار و مہاجرین نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کرکے آپ کو امیر المؤمنین منتخب کیا اور چار برس آٹھ ماہ نو دن تک آپ مسند خلافت کو سرفراز فرماتے رہے۔

فضائل: مولائے کائنات حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کا تو شمار ہی نہیں، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں قرآن مجید کی ۳۰۰ آیات مبارکہ نازل ہوئیں۔

☆حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس قدر احادیث مبارکہ سے حضرت علی المرتضیٰ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کسی دوسرے صحابی کی نہیں ہوئی۔

☆''ترمذی''میں حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ہم منافق کو حضرت علی کے بغض سے پہچان لیا کرتے تھے۔

☆''فردوس الاخبار''میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ماحی السیئہ ہیں اور علی کی دشمنی اتنا زبردست گناہ ہے کہ نیکیاں اُس کے گناہ نہیں مٹا سکتیں۔

☆حضور سیدِ کونین ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہاری حیثیت میرے ساتھ ایسی ہے جیسے ہارون کی موسیٰ کے ساتھ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (علیٰ نبینا علیہم السلام)۔

☆اور فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ (ترمذی شریف)۔

☆اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔ (احمد)۔

☆اور فرمایا میں حکمت کا گھر اور علی اُس کے دروازے ہیں۔

☆اور فرمایا منافق علی سے محبت نہیں رکھتا اور مؤمن علی سے بغض نہیں رکھتا۔ (ترمذی)۔

☆اور فرمایا جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی۔ (احمد)۔

☆اور فرمایا علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔ (ترمذی)۔

شہادت: ۱۷رمضان المبارک ۴۰ھ کو عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی مردود نے نمازِ فجر کو جاتے ہوئے آپ کی مقدس پیشانی اور نورانی چہرے پر ایسی تلوار ماری جس سے آپ شدید طور پر زخمی ہو گئے اور دو دن زندہ رہ کر جام شہادت سے سیراب ہو گئے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹رمضان جمعہ کی رات میں آپ زخمی ہوئے اور ۲۱رمضان المبارک شب اتوار آپ کی شہادت ہوئی۔

بد بخت عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی نے آپ کی مقدس پیشانی پر تلوار چلا دی، جو آپ کی پیشانی کو کاٹتی ہوئی جبڑے تک پیوست ہو گئی۔ اس وقت آپکی زبان مبارک سے یہ جملہ ادا ہوا: فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ (یعنی کعبہ کے رب کی قسم کہ میں کامیاب ہو گیا) اس زخم میں آپ شہادت کے شرف سے سرفراز ہو گئے۔

آپ کے بڑے فرزند ارجمند حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو دفن فرمایا۔(تاریخ الخلفاء ، وازالۃ الخفاء وغیرہ)۔

ثقہ روایات کے مطابق روضۂ اقدس نجف اشرف شریف میں مرجع خلائق ہے۔

﴿حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا﴾

یہ حضور شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چار بیٹیوں میں سب سے چھوٹی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہیں ان کا لقب سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ (سارے جہان کی عورتوں کی سردار) ہے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ فاطمہ میری بیٹی، میرے بدن کا حصہ ہے،جس نے اس کا دل دکھایا، اس نے میرا دل دکھایا اور جسنے میرا دل دکھایا اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔

ان کے فضائل ومناقب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔رمضان ۲ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کا نکاح حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا اور ذوالحجہ ۲ھ میں رخصتی ہوئی۔ان کے بطن سے حضرت امام حسن وامام حسین وامام محسن تین صاحبزادگان اور حضرت زینب ورقیہ وام کلثوم تین صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔۳رمضان المبارک میں عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما ہوئیں۔عم الرسول حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کو سپرد خاک کی گئیں۔مزار مبارک مدینہ منورہ کے عظیم الشان قبرستان جنت البقیع شریف میں ہے۔

﴿سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا﴾

سن ۲ ہجری میں رمضان کے روزے فرض ہو چکے تھے اہلِ ایمان خوش تھے مگر عیار کفّار قریش بدر کے مقام پر مسلمانوں سے جنگ کرنے آن پہنچے تھے۔اسکی اطلاع ملتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تین سو تیرہ افراد پر مشتمل اپنی مختصر سی فوج لیکر بدر کی جانب کوچ کرر ہے تھے - لیکن اس موقع پر آپکی بیٹی ''سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا'' شدید علیل ہوگیئں۔

وہ چیچک کے عارضے میں مبتلا تھیں۔آپ ''سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ'' کی زوجہ تھیں اور آپکی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ'' کو بدر کی جنگ میں شرکت سے منع فرمایا اور انکو مدینہ میں رہ کر ''سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا'' کی تیمارداری کامشورہ دیا۔

مسلمانوں کا مختصر سا قافلہ شوق شہادت میں ''بدر'' کی جانب روانہ ہوگیا۔فتح ونصر کے بعد جب قافلہ خوشی خوشی مدینہ کی جانب واپس لوٹ رہا تھا، لیکن کسی کے علم میں یہ نہ تھا کہ اس جنگ کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر ''بی بی رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا'' کی طبیعت مزید خراب ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچنے سے قبل آپ اپنے مالک حقیقی سے جاملیں۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ اور دختر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے مقدس قبرستان ''جنت البقیع'' میں دفن کروایا -اور اس طرح دختر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ''سیدہ بی بی رقیہ'' وہ پہلی ہستی قرار پائیں جو رمضان کے مبارک مہینے میں وفات پا کر'' جنت البقیع '' کی مستقلا " مہمان بنی۔

''بی بی سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' سے پہلے صرف سیدنا عثمان بن معطون ''جنت البقیع''میں دفن ہو چکے تھے۔

''بی بی سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' کی قبر مبارک کے ساتھ دو اور قبور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بنات کی ہیں۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جب سیدہ رقیہ کو دفنا کر لوگ واپس آ رہے تھے اسوقت بدر کا فتحیاب قافلہ مدینہ میں داخل ہوا اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ غمزدہ کرنے والی خبر ملی۔

﴿حضور غزالی زماں محدث ملتانی رحمۃ اللہ علیہ﴾

علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ ایک متبحر عالمِ دین اور ولی کامل تھے۔آپ نے تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصہ لیا اور جمعیت علمائے پاکستان، تنظیم المدارس اہلِ سنت پاکستان اور جماعت اہلسنت جیسی جماعتیں اور ادارے قائم کرنے میں انکا کلیدی کردار ہے۔انہیں غزالی زماں رازی دوراں محدث ملتانی اور امام اہلسنت کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

پیدائش اور خاندان: حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی مراد آباد انڈیا کے مضافاتی شہر امروہہ میں ربیع الآخر ۱۳۳۱ھ/۱۳ مارچ ۱۹۱۳ء جمعرات کو پیدا ہوئے۔انکا نسب ۳۵ پشتوں سے سیدنا امام موسیٰ کاظم سے اور ۴۲ پشتوں سے سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے۔سیدنا امام موسیٰ کاظم سے نسبت کی بناء پر انہیں کاظمی کہا جاتا ہے۔

تعلیم: ابھی آپ چھ سال کے بچے تھے کہ والد گرامی حضرت سید محمد مختار احمد شاہ کاظمی انتقال کر گئے اس طرح ان کے سب سے بڑے بھائی حضرت سید محمد خلیل کاظمی نے ان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔چونکہ ان کے خاندان کے تمام افراد اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے لہذا انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے بنیادی تعلیم حاصل کی۔بعد میں ان کے چچا نے انہیں حدیث کی سند اور تصوف کی تعلیم دی۔وہ بہت ہی ابتدائی عمر میں اپنے علم کی وجہ سے معروف ہو گئے۔

علمی و دینی خدمات: اوائل ۱۹۳۵ء میں آپ نے مدینۃ الاولیاء ملتان کی طرف ہجرت فرمائی۔ملتان میں انہوں نے اپنے ہی گھر میں تدریس کا آغاز کیا۔آپ نے ۱۸سال تک لوہاری دروازے کے باہر مسجد حافظ فتح شیر میں خطبہ دیا۔آپ نے حضرت چپ شاہ کی مسجد میں حدیث کا درس بخاری شریف کے بعد تکمیل مشکوۃ شریف شروع کیا۔یہاں وہ جلد ہی اپنے علم و فضل کی وجہ سے عوام و خواص میں مشہور ہو گئے۔آپ نے بہاولپور اسلامیہ یونیورسٹی میں ایک طویل مدت تک بحیثیت شیخ الحدیث تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔مدرسہ انوار العلوم قائم فرمایا جہاں سے لاکھوں لوگ علم و عمل خیرات لیکر خلق

خدا کی رہبری ورہنمائی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

سیاسی خدمات: اس دور میں برصغیر کے مسلمان اپنی آزادی کا مطالبہ کررہے تھے اوران کی بڑی پارٹی مسلم لیگ تھی۔آپ نے آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرلی۔وہ مسلم لیگ کے منشور سے متاثر ہونے کی وجہ اس میں شامل ہوئے تھے جنوبی پنجاب کے علاقے میں انہوں نے مسلمانوں کے درمیان سیاسی شعور پیدا کرنے اور مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے ان کو متحرک کرنے کے لئے کام کیا۔ان کی قائداعظم محمد علی جناح سے کوئی ملاقات نہ ہوئی البتہ ان سے خط وکتابت تھی۔

شادی: آپ نے دو نکاح کیے۔پہلی زوجہ محترمہ شادی کے بعد نو سال تک حیات رہیں۔انکے انتقال کے بعد انکی بہن سے حضور قبلہ علامہ کاظمی صاحب نے نکاح فرمایا۔

وصال: ۲۵رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ مطابق ۴جون ۱۹۸۶ء بدھ کو آپ کا وصال ہوا۔آپ کا جنازہ سپورٹس گراؤنڈ ملتان میں ادا کیا گیا۔ملتان کی تاریخ میں بہت بڑا جنازہ تھا جس میں ہزاروں علماء ومشائخ کرام،مذہبی وسیاسی سماجی شخصیات نے شرکت کی اور آپکا مزار مبارک شاہی مسجد عید گاہ ملتان مرجع خلائق ہے۔

﴿ہفتہ وار محفل ذکر ودرود وسلام﴾

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں ہر پیر شریف بعد نمازِ مغرب تا عشاء محفل ذکرو درود وسلام کا اہتمام کیا گیا ہے جسمیں تربیتی خطاب اور ذکرواذکار درود وسلام ہوتا ہے اہلِ محبت سے شرکت کی اپیل ہے۔جامعہ کے طلباء پورا ہفتہ پڑھے گئے درود پاک کا نذرانہ بحضور سرورکونین ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

نوٹ: رمضان المبارک میں یہ عصر تا مغرب ہوا کرے گی۔

﴿حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ﴾

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں ۵۵ حج ادا فرمائے۔امام اعظم نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر حاضر ہو کر سلام کیا تو روضہ پاک سے اواز آئی:"وعلیک السلام یا امام المومنین"۔

وہ امام اعظم نے مسلسل تیس سال روزے رکھے۔تیس سال تک ایک رکعت میں قرآن پاک ختم فرماتے رہے۔

۴۰ سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی۔جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ نے ۷۰۰۰ بار قرآن پاک ختم فرمائے تھے۔عباسی خلیفہ نے حکومتی عہدہ دینے کو کہا آپ نے منع فرمایا جسے خلیفہ نے اپنی بیعزتی تصور کرتے ہوئے آپ کو جیل بھجوادیا۔اور روزانہ آپ کے سرِ مبارک پر ۱۰ کوڑے مارے جاتے اور مجبور کیا جاتا کہ عہدہ قبول کرلیں مگر آپ راضی نہ

ہوئے یومیہ ۱۰ کے حساب سے ایک سو دس کوڑے مارے گئے بالآخر دھوکے سے زہر کا پیالہ پیش کیا گیا مگر آپ مومنانہ فراست سے زہر کو پہچان گئے اور پینے سے انکار کرنے پر زبردستی لٹا کر زہر حلق میں انڈیل دیا گیا زہر نے جب اثر دکھانا شروع کیا تو آپ بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہوگئے اور سجدے کی ہی حالت میں ۲ رشعبان المعظم ۱۵۰ھ کو جام شہادت نوش فرمایا وصال کے وقت عمر مبارک ۸۰ برس تھی۔آپ کا مزار پر انوار آج بھی بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

مزید تفصیلات کے لیے حضور فیض ملت محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ کی تصانیف کا مطالعہ کریں۔(ادارہ)۔

﴿جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے شب وروز﴾

گذشتہ نصف صدی سے آپ کا دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور علمی ،روحانی ،دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے اس سے علمی ،روحانی فیضان حاصل کرنے والے نہ صرف پاکستان میں علمی جہاد میں سرگرم عمل ہیں بلکہ دنیا بھر میں اس ادارہ سے علوم اسلامیہ،عربیہ پڑھکر فارغ التحصیل علماء کرام پیارے مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰہ والتسلیم کے دینِ حق کا پیغام پہنچارہے ہیں۔

اس سال کی تعلیمی رپوٹ: اس سال ۳۶-۱۴۳۵ (ازشوال تا شعبان ۱۴۳۶ھ)۔-

۸ طلباء ایف۔اے، ۵ طلباء میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے شعبہ حفظ میں کئی طلباء/طالبات نے قرآن پاک حفظ کی سعادت حاصل کی۔ درس نظامی کے کورسز میں ۷۰ جبکہ دورہ تفسیر القرآن میں ۴۰ طلباء/طالبات نے شریک ہونے کی سعادت حاصل کی جبکہ طالبات میں ۵ بچیوں نے حفظ اور ۷ نے ناظرہ کی سعادت حاصل کی۔

دورۂ تفسیر القرآن کرنے والے طلباء کی دستار بندی اور طالبات کی دوپٹہ پوشی کی تقریب ۲۱۔۲۲ مئی ۲۰۱۵ء جمعرات،جمعۃ المبارک کو منعقد کی گئی۔طلباء وطالبات کو اسناد اور علماء اہلسنت کی تصانیف بھی دی گئیں۔ دورودراز علاقوں سے آنے والے طلباء کو زاد راہ پیش کیا گیا۔اس کورس میں حضور فیضِ ملت کے شہزادگان علامہ الحاج صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی ،جگر گوشہ فیضِ ملت علامہ محمد فیاض احمد اویسی ،حضرت صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی کے علاوہ جامعہ ہذا کے اجل فضلاء حضرت علامہ مولانا محمد امیر احمد نوری اویسی شیخ الحدیث جامعہ ہذا، پیر طریقت علامہ الحاج مولانا ہادی بخش صدیقی مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ صدیقیہ حب چوکی بلوچستان ،حضرت مولانا حافظ بشیر احمد اویسی مدرس جامعہ ہذا،حضرت علامہ محمد ارشد خامر القادری اویسی (ایم اے گولڈ میڈلسٹ)، مفتی محمد قربان اویسی ،حضرت مولانا امیر احمد نقشبندی رضوی نے شرکائے کورس کو قرآنی آیات کی روشنی میں مختلف موضوعات پر نوٹس تیار کرائے۔

تعلیم وتربیت: طلباء کو نہ تعلیم دی جاتی ہے بلکہ تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے نماز با جماعت کی پابندی صبح نمازِ فجر کے بعد ایک تسبیح کلمہ شریف اور ایک تسبیح درود پاک پڑھائی جاتی ہے دعا کے بعد تعلیمی کلاسوں کا آغاز ہوتا ہے۔ تمام طلباء اجتماعی طور درود وسلام بحضور سید الانام ﷺ پیش کرتے ہیں۔

اسمبلی میں تلاوت دعائیہ کلام اور قصیدہ بردہ شریف کے ساتھ طلباء کی حاضری ہوتی ہے۔ **اَلدِّینُ کُلُّہٗ ادبٌ** کے تحت انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء محبوب خدا ﷺ صحابہ واہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اولیاء محبوبان خدا رحمہم اللہ اور اساتذہ، والدین، بزرگوں کے ادب وآداب کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے تاکہ طلباء اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد باادب مسلمان اور باسلیقہ پاکستانی بن کر ملک وملت کی رہبری ورہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں۔

متحدہ عرب امارات میں چندروز کی تحریری وتبلیغی مصروفیات:

فقیر ۲۸ مارچ ۲۰۱۵ء ہفتہ صبح ۱۰ بجے پی آئی اے کی فلائٹ سے دبئی پہنچا تو برادر طریقت محترم محمد علی اویسی موجود تھے۔ ہم دیرہ دبئی محترم محمد اعجاز احمد بھٹی، محترم محمد عدیل بھٹی کے ہاں ان کے روم میں پہنچے ۳۱ مارچ کو محترم علامہ محمد نعمان رضا شاذلی اپنے گھر عجمان میں لے آئے۔ فقیر ان ایام میں اپنے حضور قبلہ والدگرامی حضرت فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان محدث بہاولپور نوراللہ مرقدہٗ کے چند غیر مطبوعہ مسودہ جات کی ترتیب وتصحیح اور کمپوزنگ میں لگا رہا الحمدللہ یہ رسائل تیار ہو چکے ہیں۔

☆ کتب احادیث کی اقسام مع اقسام حدیث انکے احکامات۔ ☆ حدیث اور اس پر چند اعتراضات کے جوابات ☆ قرآن پاک کے ہوتے ہوئے حدیث کی ضرورت کیوں؟ ☆ مجموعہ احادیث ☆ (رسالہ) چہل حدیث مختلف موضوعات حدیث۔ ☆ (رسالہ) الاربعین فی ختم نبوت علی خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (ختم نبوت پر چالیس احادیث)۔

☆ مناقب الحسنین بلسان سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ☆ الدرۃ البیضاء فی فضائل سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔

☆ (احادیث مصطفی ﷺ فی فضائل علم وعلماء)۔ ☆ احادیث کی روشنی میں دہشت گرد (خارجیوں) کی علامات۔

☆ حدیث وحی کی شرح اور اعتراضات کے جوابات۔ ☆ السلسبیل فی شرح حدیث جبریل۔

خاک راہ طیبہ: محمد فیاض احمد اویسی رضوی (حال مقیم دیرہ دبئی)

حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری کے چند غیر مطبوعہ مسودہ جات کمپوزنگ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے ان کی اشاعت کا سبب بن جائے۔ (۱) عنایۃ الرحمن فی حفاظۃ القرآن (۲) مجموعہ احادیث مبارکہ (۳) نورالمصطفیٰ باقوال

المشائخ والعلماء(۴) پیغام رجب المرجب (۵) پاکستان کے شیخین (۶) اولیاء کرام کا متعدد مقامات پہ موجود ہونا (۷) خواص اسمائے الٰہی (۸) تعارف جماعت اہلسنت (۹) ثلج الصدر فی صلوٰۃ الفجر (۱۰) فیض دستگیر شرح صرف میر (۱۱) انوار الصدور فی اخبار القبور (۱۲) اصحاب الکہف (۱۳) صوفیاء کرام اور اشاعت اسلام (۱۴) فیضان حج حصہ زیارت مدینہ منورہ۔(۱۵) جڑی بوٹیاں اوران کے فوائد وخواص۔

آہ حضرت حافظ فتح محمدقادری

درگاہ قادریہ فتحیہ جلال پور پیروالہ (ملتان) کے سجادہ نشین حضرت حافظ فتح محمد قادری وصال فرما گئے۔

(اناللہ وانا الیہ راجعون)

موصوف یادگار اسلاف تھے۔باعمل عالم دین طریقت کے عظیم رہنما تھے اپنے اسلاف کا نمونہ تھے۔حسنِ اخلاق اور مہمان نوازی ملنساری ان کے اوصاف خاص تھے۔مسلک حق اہلسنت کی ترویج واشاعت کے لیے ان کا کردار سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔علم وعلماء کرام سے قلبی لگاؤ رکھتے تھے۔اپنے آباء واجداد کی علمی وروحانی میراث کے امین تھے۔حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری سے قلبی پیار تھا۔جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے اوئل درور میں اپنے بڑے شہزادے میاں ممتاز احمد قادری مرحوم کو حصول تعلیم کے لیے داخل کرایا تو گاہے گاہے تشریف لایا کرتے تھے۔اس دوران اپنی خاندانی لائبریری سے حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کو کئی نادرونایاب قلمی کتابیں عطاء فرمائیں جن کا تذکرہ آپ نے اپنے تصانیف میں بکثرت فرمایا ہے۔حضور فیضِ ملت کے وصال کے بعد جن علماء ومشائخ کرام نے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ان میں حضرت قبلہ میاں علیہ الرحمۃ بھی ہیں۔بہاولپور ومضافات میں اپنے مریدین کے ہاں تشریف لاتے تو جامعہ اویسیہ میں خیروعافیت دریافت کرنے کے لیے ضرور آتے ''ماہنامہ فیضِ عالم'' کا اجراء ہوا تو سالانہ چندہ منی آرڈر روانہ فرماکر کوپن پر اپنے ہاتھ سے حوصلہ افزائی کے خوبصورت جملے تحریر فرمائے ۔ ہر ماہ باقاعدہ ''فیضِ عالم'' کا مطالعہ فرماتے اوراس کی اشاعت کو بہتر بنانے کے لیے اپنی آراء سے نوازتے رہتے۔ان کا جنازہ جلال پور پیروالہ کی تاریخ عظیم جنازہ تھا۔ہم نے بہاولپور سے قافلہ کی صورت میں جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔انکے چہرہ پر نور تھا۔اللہ تعالیٰ ان کے علمی وروحانی فیضان کو ہمیشہ جاری رکھے۔ آمین بحرمت سیدالانبیاء والمرسلین صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

غم زدہ محمد فیاض احمد اویسی رضوی۔(بہاولپور)

☆حضرت حافظ منور حسین جماعتی چک نمبر ۱۰۷،یزمان بہاولپور گذشتہ ماہ اللہ کو پیارے ہوئے۔موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔زندگی کا بیشتر حصہ خیر کم من تعلم القرآن وعلمہٗ میں گذرا،ان کے صاحبزادے علامہ حافظ محمد مظہر

جماعتی (فاضل جامعہ اویسیہ بہاولپور) ان کے علمی جانشین ہیں۔

☆فاضل جامعہ اویسیہ بہاولپور کے فاضل حضرت حافظ غلام مرتضٰی ملک (بونگہ رمضان خان بہاولپور) کے محترم ومکرم والدگرامی حاجی گل محمد صاحب گذشتہ دنوں اللہ کو پیارے ہوئے۔قارئین کرام سے پسماندگان کے لیے صبر اور مرحومین کے رفع درجات کی دعا کی اپیل ہے۔سیرانی مسجد بہاولپور میں دعا کرائی۔

﴿آدم تا اینڈم﴾

"آدم تا اینڈم" زیرِنظر کتاب حضورفیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند، صاحب تصانیف کثیرہ حضرت علامہ مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مایہ ناز غیر مطبوعہ تصنیف شائع ہوگئی ہے اس میں آپ نے انبیاء کرام کی بشارتیں، جنوں کی خبریں، توریت انجیل زبور اور دیگر صحیفوں میں حضورﷺ کا ذکر مبارک، عیسائی پادریوں اور یہودی راہبوں نے حضورﷺ کے متعلق گواہی دی اور موجودہ دور میں عیسائیوں، یہودیوں، بدھ مت، ہندووں اور دیگر مذاہب کی کتابوں سے سرکارﷺ کا ذکر خیر کیا ہے۔ایک بہترین کتاب جس کو پڑھنے سے عشق مصطفیﷺ میں مزید اضافہ ہوگا۔

کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:

(علامہ محمد عثمان اویسی صاحب۔گوجرانوالہ 03327376393)

﴿نماز کے نقد فائدے﴾

"نماز کے نقد فائدے" زیرِنظر کتاب حضورفیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان، حضرت علامہ مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مایہ ناز تصنیف ہے۔بزمِ فیضان اویسیہ مڈل ایسٹ متحدہ عرب امارات کے احباب طریقت کے تعاون سے یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔اس میں حضورفیضِ ملت نے نماز پنجگانہ کے جسمانی اور دنیوی فوائد تحریر فرمائے ہیں۔صرف ۳۰ روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔(مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور)۔

﴿جگرگوشہ فیضِ ملت محمدفیاض احمداویسی کی تدریسی مصروفیات﴾

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں دورہ تفسیر القرآن کے اختتام کے بعد جگرگوشہ فیضِ ملت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی ۶ تا ۱۲ جون (ہفتہ تا جمعہ) میانوالی میں مرکزی اہلسنت جامعہ واحدیہ فیض العلوم میں دورہ قرآن پڑھائیں گے۔جبکہ ۱۳ تا ۱۵ جون (ہفتہ تا پیر) دعوتِ ذکر کے زیر اہتمام مرکز اہلسنت جامع مسجد سید حامد علی شاہ میں تربیتی کورس میں تدریس کے فرائض

انجام دیں گے۔ ان دنوں میں وہ میانوالی و سرگودھا کے مضافاتی علاقوں بیانات بھی کریں گے۔

﴿انسانی جسم کے لیے کھجور کا انتہائی حیران کن فائدہ﴾

لندن (نیوز ڈیسک) کھجور کھانا سنت نبی کریم ﷺ ہے اور اب جدید سائنس بھی اس کی افادیت کو مان گئی ہے۔ کھجور کا استعمال ہمارے ہاں رمضان کے مبارک مہینے میں کیا جاتا ہے اور ہر افطاری میں یہ پھل موجود ہوتا ہے لیکن حال ہی میں کی گئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کھجور کھانے والوں کو کینسر ہونے کا بہت کم چانس ہوتا ہے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کھجور ایک ایسی نعمت ہے جسے سارا سال کھایا جائے تو یہ بہت ہی فائدہ دیتی ہے۔

(International Journal of Clinical and Experimental Medicine) میں شائع ہونے والی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ کھجور میں انٹی آکسیڈنٹ کی اضافی مقدار موجود ہوتی ہے اور یہ جسم میں کینسر بنانے والے خلیوں کے خلاف کام کرتے ہیں۔ جرنل لکھتا ہے کہ کھجور میں ایک آکسیڈنٹ (polyphenols) موجود ہوتا ہے جو کینسر کے خلاف زبردست دفاع کرتا ہے۔ کھجور میں پوٹاشیم کی اضافی مقدار خون کے فشار کو کنٹرول میں رکھتا ہے، اسی طرح کھجور میں پایا جانے والا میگنیز، کاپر اور سیلینم انسانی مدافعتی نظام کو مضبوط بناتا ہے۔

قسیم یونیورسٹی سعودی عرب کے تحقیق کار ڈاکٹر ارشد ایچ رحمانی کہ کھجوریں کینسر کے خلاف بہت اچھے طریقے سے کام کرتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کھجور کینسر بنانے والے خلیوں کے خلاف بہت بہتر طریقے سے کام کرتی ہیں جبکہ یہ جسم میں گلٹیوں کو بھی نہیں بننے دیتیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کھجور پر مزید تحقیق میں کافی حیران کن معلومات مل سکتی ہیں۔

(روزنامہ پاکستان ۰۴، جنوری ۲۰۱۵ء)

